تو اپنی جان کا فدیہ دے کر دین کو محفوظ کر لو۔"

بھائیو! حالات جیسے کچھ ہیں وہ سب آپ کے علم میں ہیں۔ شر و فساد کی آندھی جس طرح چل رہی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ملحدوں نے ہر چہار طرف سے آپ کو گھیر رکھا ہے اور وہ اس دینِ حنیف کو منہدم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اس دین کے لئے اپنی جانیں مال اور اولاد سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور اس وقت تک لڑتے رہیں گے تاآں کہ خود اللہ کی راہ میں ہم قتل نہ کر دئے جائیں۔

بھائیو! نیت صالح، اللہ کی عبادت اور چھپے کھلے ہر حال میں اس کے دین سے اخلاص برتنا ہر ایک کام کی بنیاد رہے، ہم لوگ! تو اللہ سے یہ عہد کر چکے ہیں کہ ہمارا دستور قرآن اور رسول مقبول (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے۔ لہٰذا ہم اللہ سے امیدوار ہیں اور اسی کے دستِ قدرت میں ہر ایک کی لگام ہے کہ آپ کے اندر ہمیں وہ بات دکھائے جو آپ کی دینی حیثیت کے لحاظ سے ہمیں خوش کرے اور دنیا کے بارے میں بھی آپ کو خوش دیکھوں، اور اس دینِ حنیف کی حفاظت فرمائے، اور ہم متحد ہو کر اس امر کے لئے کوشاں ہوں جس میں ہماری دینی اور دنیاوی بھلائی ہو۔ اور ہر اس امر کی ہدایت دے جس میں دنیا و آخرت کی خیر ہو۔ والسلام علیکم

(حضرت مولانا) قاضی محمد زاہد الحسینی، امیر انجمن اشاعت القرآن والحدیث۔ اٹک

دینی مسلمات کے خلاف بے دینوں کا محاذ

نوائے وقت ۲۲ ستمبر ۱۹۸۷ء کے اداریہ میں قسط آخری پڑھی جس میں جناب کے قلم سے اجماع امت و اجتہاد مجتہدین کی مختصر بحث پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ جزاکم اللہ۔

اب ۱۲ نومبر میں ادب کالم ہفتہ وار خصوصی اشاعت میں موضوع (اجتہاد کا اختیار منتخب پارلیمنٹ کا حاصل ہے) پڑھ کر شدید صدمہ ہوا۔ ڈاکٹر گورایہ کی انگریزی کتاب "علامہ اقبال اور جدید ریاست میں تعبیرِ شریعت کا اختیار" کتاب پر ایوان میں مجلس مذاکرہ اور تبصرہ ہوا۔ جس میں حنیف رامے اور چند ججوں نے اظہارِ آراء و خیالات پیش کئے پڑھ کر بے حد رنج و غم ہوا۔ کہ یہ لوگ جناب ڈاکٹر اقبال کو مجتہد مطلق قرار دے رہے ہیں۔ اولی الامر منکم سے علماء کرام کے بجائے امت کی منتخب اسمبلی کا قانون کہہ رہے ہیں۔ جو ملک کے ممبران اسمبلی کی خواہش کے مطابق قوانین بنائے گی۔ قوم نے علماء کا اجتہاد مسترد کر دیا۔ اور اقبال کا اجتہاد ہوا جس پر پاکستان قائم ہو گیا تو گویا اقبال مجتہد بن گیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

گذشتہ مجتہدین کو اگر فرداً فرداً زیادہ علم حاصل تھا۔ اس دور میں اجتماعی طور پر قوم کو ان سے زیادہ علم حاصل ہے اب اجتماعی اجتہاد سے پارلیمنٹ قانون سازی کر سکتی ہے۔ یہ شعر بھی تو غالباً اقبال ہی کا ہے ؎

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو
کہ در مغزِ دو صد خر فکرِ انسانی نمی آید

(مولانا) عبدالقدیر۔ وزیر آباد